Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ، ۱۶ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ، ۱۶ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ لاہور (سابق وکیل المال تحریک جدید) عرصہ پانچ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور آجکل گنگا رام ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ اگرچہ طبیعت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے لیکن مکمل اور خاطر خواہ افاقہ کی صورت ابھی پیدا نہیں ہوئی احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبداللطیف قریشی A-34 انیو مسلم ٹاؤن لاہور)

میرے والد محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان میں مختلف عوارض اور شدید نقاہت کے باعث بہت بیمار ہیں احباب جماعت سے شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(امۃ اللطیف خورشید۔ ربوہ)

اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے معلمین کا مطالبہ بار بار آرہا ہے۔ ایسے تمام دوست جو دینی خدمت کے جذبہ کے پیش نظر تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اپنی اپنی جماعتوں کے امیر یا صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں مع کوائف بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

یومِ خلافت

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب سابق یوم خلافت منائیں اور اس دن جلسے کر کے احباب جماعت کو خلافت احمدیہ کی برکات، خلافت کی ضرورت و اہمیت، خدا کی برکات [illegible] خلافت کی عظمت و رفعت [illegible] رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام،

کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے

یہ حقائق و معارف ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق کھلتے جاتے ہیں اور خیالاتِ باطلہ کی تردید کرتے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَقَدْ جِئْنٰھُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰہُ عَلٰی عِلْمٍ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۳)

ترجمہ:- اور ہم نے ان کو ایک عظیم الشان کتاب دی ہے (یعنی قرآن مجید) جسے ہم نے علم کی بناء پر خوب کھول کر بیان کیا ہے (اس حال میں کہ) وہ مومن لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔
(ترمذی)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ دل یا وہ شخص ویران گھر کی مانند ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت ولاجواب کر سکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔ ...... اے بندگانِ خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔"

(ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ ۲۵۵)

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۱۶ر ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۱۶ر مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعویذ کا کام دینے والی سعید رُوحیں

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجتا ہے۔ وہ ایمان لانے والوں کو خدائی حکم کے ماتحت کامیابی اور فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازتے ہیں اور جو لوگ ان کا انکار کر کے ان کے مقابلہ میں ظلم کا شیوہ اختیار کرتے ہیں انہیں وہ خدائی عذاب سے ڈراتے ہیں۔

جن لوگوں کے لئے ایمان لانا مقدّر نہیں ہوتا وہ خدائی عذاب سے ڈرنے کی بجائے اُلٹا یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اُس عذاب کو جس سے تم ہمیں ڈرا رہے ہو جلد لا کر دکھاؤ۔ مامورینِ الٰہی کا کام تو صرف خدائی پیغام لوگوں تک پہنچا دینا ہوتا ہے۔ عذاب کو لانا ان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت جب چاہتا ہے عذاب لاتا ہے۔ موعودہ عذاب کے مقررہ وقت کا بجز خدا کے اَور کسی کو علم نہیں ہوتا حتیٰ کہ مامورینِ الٰہی بھی اُس سے بے خبر ہوتے ہیں تا وقتیکہ خدا تعالیٰ خود انہیں اُس سے مطلع نہ کرے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے عوامل ہیں کہ جن کے رونما ہونے پر خدا تعالیٰ موعودہ عذاب کو وقوع میں لانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اپنی حکمت اور مصلحت کو وہ خود ہی جانتا ہے تاہم انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات اس نے قرآن مجید میں بیان کئے ہیں ان کے ضمن میں اُس نے بعض ایسے عوامل کا بھی ذکر کیا ہے کہ جن کے مہیّا ہو جانے پر وہ موعودہ عذاب کے لانے میں مزید تاخیر سے کام نہیں لیتا بلکہ بلا توقف و بلا تردّد وہ موعودہ عذاب کو منصّۂ شہود پر لے آتا ہے۔ ان عوامل میں سے ایک کا اُس نے حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات میں ذکر کیا ہے۔ فی الوقت ہم اُس پر ہی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کو پیش آنے والے واقعات کا اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود (کی آیات ۲۶ تا ۵۰) میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس تفصیل کی رُو سے ہوا یوں کہ جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہوئے اسے آنے والے عذاب سے خبردار کیا تو ان کی قوم کے سرکش لوگوں نے یہ کہہ کر ان کی آواز پر کان دھرنے سے انکار کر دیا کہ اے نوح! تُو ہم جیسا ہی ایک آدمی ہے ہمیں تو تجھ میں کوئی بڑائی اور فضیلت نظر نہیں آتی۔ اُدھر جن لوگوں نے تیری پیروی اختیار کی ہے وہ بھی بادی النظر میں معاشرے کے حقیر ترین لوگ ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اے نوح! تُو اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

حضرت نوحؑ نے سمجھایا کہ دیکھو میرے دعویٰ کی بنیاد محکم دلائل اور ان نشانوں پر ہے جنہیں خدا تعالیٰ میری صداقت کو آشکار کرنے کے لئے ظاہر فرما رہا ہے۔ ہر چند کہ یہ دلائل بہت ٹھوس اور مستحکم ہیں اور میری تائید میں جو نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ بھی ازحد روشن اور درخشندہ ہیں اور کوئی سعادت مند اور عقل سے کام لینے والا ان کا انکار نہیں کر سکتا پھر بھی اگر تم انکار پر بضد رہو تو میں جبراً تم سے منوا نہیں سکتا کیونکہ جبر سے منوانا میرا کام نہیں ہے میرا کام تو پیغامِ حق کو تم تک پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا یہ تمہارا کام ہے اور تم خود ہی اس کے ذمہ دار ہو۔ میں تو صرف اللہ کا ایک رسول ہوں۔ نہ اللہ کے خزانے میرے قبضہ و تصرف میں ہیں کہ میں ان سے تمہیں مالا مال کر دوں، نہ میں غیب دان ہوں کہ مستقبل کے بارہ میں جو کچھ تم مجھ سے پوچھو وہ میں تمہیں سب بتا سکوں، نہ میں کوئی فرشتہ ہوں کہ تم مجھ سے فوق البشر کاموں کی انجام دہی کی توقع کرو۔ میرا مرتبہ و مقام صرف یہ ہے کہ میں اللہ کا ایک رسول ہوں جو میرا خدا مجھ سے کہتا ہے وہ میں تم تک پہنچا دیتا ہوں۔ باقی رہے وہ غریب اور بے بضاعت لوگ جنہوں نے میری دعوت کو قبول کیا ہے وہ تمہاری نگاہ میں حقیر اور ذلیل ہوں تو ہوں میں تمہارے کہنے میں آ کر انہیں رَدّ نہیں کر سکتا۔ ان کے دلوں کی حالت سے ان کا خدا خوب واقف ہے۔ اگر وہ اپنے دلی اخلاص و تقویٰ و طہارت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو تمہارے انہیں ذلیل سمجھنے اور حقارت سے دیکھنے سے ان کی عزت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا وہ تو بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔ ہاں ایسی صورت میں تم اپنی خیر مناؤ۔ خدا تعالیٰ کو ناراض کر کے تم کبھی برومند نہیں ہو سکتے۔

اپنی قوم کو راہِ راست پر لانے کے سلسلہ میں حضرت نوحؑ کی کوششیں عرصۂ دراز تک جاری رہیں اور آپ انہیں مسلسل سمجھاتے رہے کہ وہ شرک سے باز آ جائیں اور ظلم کا طریق اختیار نہ کریں لیکن ان نصائح کا ان پر خاک اثر نہ ہوا اور بالآخر حضرت نوحؑ سے انہوں نے وہی مطالبہ کرنا شروع کر دیا جو بالعموم مامورینِ الٰہی کے مخالفین ان سے کیا کرتے ہیں (انہوں نے یہ دیکھ کر کہ یہ ہمیں خدا کے عذاب سے ڈراتا ہے لیکن عرصۂ دراز گزر جانے کے باوجود عذاب تو آیا نہیں اور نہ اُس نے آنا ہے) حضرت نوحؑ سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جس عذاب سے تو ہمیں ڈراتا ہے اسے لا کر دکھا۔ حضرت نوحؑ نے کہا اللہ جب چاہے گا عذاب لے آئے گا اور جب وہ عذاب آئے گا تو کوئی تمہیں اس سے بچا نہیں سکے گا۔ اگر تم میں کچھ بھی عقل ہے تو عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کرو اور نہ اِس بارہ میں دلیری دکھاؤ۔

خدا کی عطا کردہ ڈھیل کے زمانہ میں جن لوگوں نے ایمان لانا تھا وہ ایمان لے آئے (اور وہ تھوڑے ہی تھے) باقی ساری قوم انکار پر مصر رہی اور ظلم سے کسی طرح باز نہ آئی اور انہوں نے اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دیا کہ خواہ کیسا ہی بڑا نشان کیوں نہ ظاہر ہو وہ ایمان نہیں لائیں گے اِس پر خدا تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو موعودہ عذاب آنے کی اطلاع دی اور آپ نے قوم کو آخری انتباہ کے طور پر اُس سے آگاہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اِس آخری انتباہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚۖ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

(ھود آیات ۳۷، ۳۸)

ترجمہ:- اور نوحؑ کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا تیری قوم میں سے (اب) کوئی (اَور شخص تجھ پر) ہرگز ایمان نہیں لائے گا اس لئے جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُس کی وجہ سے تُو افسوس نہ کر اور تُو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور جن لوگوں نے ظلم (کا شیوہ اختیار) کیا ہے ان کے متعلق مجھ سے کوئی بات نہ کر وہ ضرور ہی غرق کئے جائیں گے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نافرمان قوموں کو اُس وقت تک ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے جب تک کہ تمام سعید رُوحیں حق کو قبول نہ کر لیں۔ جب آخری سعید روح بھی حق کو قبول کر چکتی ہے اور صرف وہی باقی رہ جاتے ہیں جنہوں نے کسی صورت بھی ایمان نہ لانے کا تہیہ کر رکھا ہوتا ہے تب خدا تعالیٰ موعودہ عذاب نازل کرتا ہے اِس سے پہلے نہیں۔ اِس لحاظ سے کسی نافرمان قوم میں پائی جانے والی سعید روحیں جو عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہیں اور جن کے لئے بالآخر حق کو قبول کرنا مقدّر ہوتا ہے اُسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں۔ وہ اُس قوم کے حق میں تعویذ کا کام دیتی ہیں انہوں نے ہی قوم کو تباہی سے بچایا ہوا ہوتا ہے۔ جب آخری سعید روح بھی قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر ان سے الگ ہو جاتی ہے اور صرف شقی باقی رہ جاتے ہیں تو وہ قوم خدائی حفاظت سے محروم ہو کر عذاب کا نشانہ بن جاتی ہے۔

آج مغربی اقوام اور ان کی مقلّد دیگر اقوام اپنی تمام تر بداعمالیوں اور بکثیر اباحتی زندگی کے باوجود عذاب سے بچی ہوئی ہیں تو اِس لئے کہ ابھی ان میں بعض سعید روحیں ایسی ہیں جن کے لئے دینِ حق یعنی اسلام کو قبول کرنا مقدر ہے ورنہ وہ عذاب کا نشانہ بن چکی ہوتیں۔ بہرحال مغربی اقوام ہوں یا ان کے نقشِ قدم پر چلنے والی دنیا کی دوسری اقوام سب کے لئے ہی خوف کا مقام ہے وہ بیباکی اور ظلم میں حد سے نہ بڑھیں۔ تباہی ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ وہ کسی وقت بھی ان پر مسلّط ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے نافرمان اور بداعمال قوموں (باقی صـ پر)

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر (المسیح الموعود)

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے امیر جماعت احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فجی

(ریڈیو فجی سے یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء کو نشر کیا گیا۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامعین کرام! ۲۳ مارچ کا دن بین الاقوامی جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم اور خوشی کا دن ہے۔ یہ دن جماعت احمدیہ کے قیام کا دن ہے۔ جماعت احمدیہ میں یہ دن یوم مسیح موعودؑ کے نام سے مشہور ہے اس دن کو منانے کے لئے دنیا بھر میں جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ یہاں فجی کی ساتوں جماعتوں میں بھی جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔

یہ دن اس مبارک دن کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ جبکہ آج سے نوّے سال قبل حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی منشاء کے مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہندوستان میں لدھیانہ کے مقام پر حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر چالیس پاکباز انسانوں کی بیعت لے کر اشاعتِ اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ سب سے پہلی بیعت حضرت حکیم حاجی مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کی۔ اس بیعت کا نام بیعت التوبہ رکھا گیا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے بیعت کرتے ہیں وہ اپنے سابقہ گناہوں اور کمزوریوں سے توبہ کر کے آئندہ کے لئے نیک اور پاک زندگی بسر کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

سامعین کرام! آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ اس زمانہ میں تمام اہل مذاہب اُس عظیم آسمانی مامور و مرسل کی آمد کے منتظر ہیں۔ چنانچہ ہمارے مسیحی بھائی حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ پارسی۔ موسیو دُر بیہمی کے منتظر ہیں۔ ہمارے بدھ کے ماننے والے میتریہ یعنی بدھ ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے ہندو بھائی نہہ کلنکی اوتار اور کرشن ثانی کے منتظر ہیں۔ اور ہمارے مسلمان مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو خداتعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں) کے منتظر ہیں۔ ہمارے سکھ بھائی حضرت گورونانکؒ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانی جامہ میں گرو بٹالہ میں ایک عظیم بزرگ کے منتظر ہیں۔

غرض تمام اہل مذاہب اس زمانہ میں ایک آسمانی مامور و مرسل کے منتظر ہیں۔ اور تمام اہل مذاہب اپنی اپنی مقدس کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ اس عظیم آسمانی مامور کے آنے کا یہی وقت اور یہی زمانہ ہے۔ کیونکہ آج دنیا پھر سے خداتعالےٰ کو بھول گئی ہے۔ محض رسمی ایمان رہ گیا ہے۔ حقیقی ایمان دلوں سے اٹھ گیا ہے۔ روحانی لحاظ سے ساری دنیا میں پھر سے اندھیرا ہو گیا ہے۔ سو ایسے ہی زمانہ میں اس عظیم مامور نے ظاہر ہونا تھا۔ اور عین ضرورت کے مطابق خداتعالےٰ کا وہ عظیم مامور ظاہر ہوا جس نے خداتعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر دنیا میں یہ اعلان کیا ہے کہ

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

آپ کا عالی مقام

اللہ تعالےٰ نے آپ کو جو اعلےٰ عالی روحانی مقام عطا فرمایا ہے۔ اس کے مطابق آپ مسیح موعود۔ مہدی موعود، موعود کل ادیان ہیں۔ اور آپ نہ صرف چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ بلکہ جیسا کہ آپ نے خود لیکچر سیالکوٹ ص۶ میں فرمایا ہے کہ آپ مجدد الف آخر بھی ہیں۔ یعنی آپ اس آخری ہزار سال کے لئے بھی مجدد ہیں۔ ایسا ہی آپ کو یہ الہام بھی ہوا ہے۔

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی آپ انبیاء کے جاموں میں خداتعالےٰ کے پہلوان ہیں۔ اور آپ کو یہ تمام اعلےٰ روحانی مقامات حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی محبت اور برکت سے حاصل ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:۔

"میں اسی (خدا) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام سے مکالمہ و مخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسےٰ علیہ السلام اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۵-۲۶)

آپ کی بنیادی تعلیمات اور نصائح

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بنیادی تعلیمات دی ہیں۔ ان کے متعلق خود آپ نے فرمایا ہے۔

"ہماری تمام نصائح کا خلاصہ تین امر ہیں۔

اوّل۔ خداتعالےٰ کے حقوق کو یاد کر کے اس کی اطاعت اور عبادت میں مشغول رہنا اور اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو واحد لاشریک جاننا اور کسی کے لئے پاک زندگی رکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا۔ درحقیقت اس کو تمام روحوں اور جسموں کا پیدا کرنے والا اور مالک یقین کرنا۔

دوم۔ یہ کہ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی سے پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور کم سے کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔

سوم۔ یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ... جو ہماری آبرو اور جان اور مال کی محافظ ہے۔ اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش میں ڈالیں۔

یہ اصول ثلاثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہیئے۔ اور رحم میں اعلےٰ سے اعلےٰ نمونے دکھانے چاہئیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۹۴)

سچے مہدی کے دو عظیم نشان

آج سے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچے مہدی کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے دو ایسے نشان بھی ظاہر ہوں گے جو زمین آسمان کی پیدائش سے لے کر اب تک کسی مامور کی سچائی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ سال کے بارہ مہینوں میں سے ماہ رمضان میں اور چاند کی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی تیرھویں چاند کو اور سورج کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس سورج کو گرہن لگے گا۔ ملاحظہ ہو حدیث کی مشہور کتاب دار قطنی جلد اول مطبع فاروقی دہلی [illegible]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے عین مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے عین ماہ رمضان میں تیرھویں چاند اور اٹھائیسویں سورج کو ۱۸۹۴ء کو گرہن لگا جسے دنیا نے دیکھا اور بہت سے نیک اور سعید فطرت لوگوں نے آپ کو قبول کیا۔

یہ دونوں عظیم نشان کوئی معمولی نشان نہیں۔ سورج اور چاند پر کسی انسان کا کوئی تصرف نہیں ہو سکتا۔ خداتعالےٰ کے سچے رسول نے خداتعالےٰ سے خبر پا کر سچے مہدی کی یہ دو علامات بیان فرمائی تھیں۔ اگر حضرت بانی

جماعت احمدیہ علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے سچے مہدی نہ ہوتے تو یہ دونوں عظیم آسمانی نشان ظاہر نہ ہوتے۔

آج کئی لوگ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ مگر یہ تمام اعتراضات کرنے والے لوگ خدا تعالےٰ سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ حدیث رسولؐ کے مطابق خدا تعالےٰ کو خوب معلوم ہے کہ سچے مہدی کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے رمضان کے مہینہ میں تیرھویں چاند، اٹھائیسویں سورج گرہن لگتا ہے۔

قرآن کریم میں بھی آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے کسوف و خسوف کی پیشگوئی موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ القیامۃ آیت ۹۔۱۰ میں فرمایا ہے۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَ
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ
الْقَمَرُ

یعنی چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند دونوں کو (خسوف کی حالت میں) جمع کر دیا جائیگا

یہی پیشگوئی ہندوؤں کی کتاب بھاگوت پران شلوک ۱۱۲ ادھیائے ۲ میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

"جب سورج اور چاند پکھ میں جمع ہو جائیں گے۔ تب ست جگ شروع ہو جائے گا"

اسی نشان کا ذکر انجیل متی ۲۴/۲۹ میں بھی پایا جاتا ہے۔

"سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔"

خدا تعالےٰ کو کتب مقدسہ کی یہ تمام پیشگوئیاں معلوم ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے خدا تعالےٰ کے نزدیک اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام سچے مہدی اور مامور نہ ہوتے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے آسمان پر چاند گرہن اور سورج گرہن لگ کے یہ دونوں نشان ظاہر نہ ہوتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ۱۴۰۰ سو سال قبل قرآن کریم اور حدیث رسولؐ کے عین مطابق رمضان کے مہینہ میں تیرھویں چاند اور اٹھائیسویں سورج کو گرہن لگا کر سب معترضین کے تمام اعتراضات کو یکسر دور کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے۔ اسی عظیم نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

حالات زمانہ

آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے سید و مولےٰ سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم۔ سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ قرآن کریم کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے۔ زمین پر سے حقیقی ایمان اور عمل اٹھ جائے گا۔ مساجد ظاہری لحاظ سے تو شاندار اور خوبصورت عالیشان اور قابل دید ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ علماء ایسے ہوں گے کہ بجائے ہدایت دینے کے ان سے فتنے اٹھیں گے۔ اس زمانہ میں معصیت کا زور ہوگا۔ ایسے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی اصلاح و ترقی اور اسلام کے غلبہ اور روحانی انقلاب کے لئے مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو نازل فرمائے گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اماماکم منکم اور دوسری حدیث میں ہے۔ فامّکم منکم یعنی تمہارا امام اور مسیح آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ تمہیں میں سے ہوگا۔ (ملاحظہ ہو بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

قرآن کریم میں آنے والے عظیم مامور کے وقت حالات کو سورۃ تکویر میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں نئی سے نئی سواریاں نکل آئیں گی۔ لمبے سفروں کے لئے اونٹ معطل ہو جائے گا چڑیا گھر بن جائیں گے۔ سمندروں کو آپس میں نہریں کھود کر ملا دیا جائے گا۔ عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا جائے گا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور ہونے نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ان کی بھی تعلیم و ترقی کے سامان ہونگے لٹریچر کثرت سے شائع کیا جائے گا۔ آسمانی علوم نئی سے نئی ایجادات سے اس کثرت سے معلوم کئے جائیں گے کہ گویا آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔ گناہوں کی کثرت سے اور عالمگیر خونریز جنگوں سے جہنم کو بھی خوب بھڑکایا جائے گا۔ ایسے پر آشوب زمانہ میں نیکی کرنے پر اور دنیاوی ترقی اور خوشحالی کا سامان بھی اس قدر زیادہ ہوں گے۔ کہ جنت قریب کر دی جائے گی۔ سورۃ انبیاء آیت ۹۷ کی پیشگوئی کے مطابق اسی زمانہ میں یاجوج ماجوج کی اقوام ہر بلندی پر چڑھ دوڑیں گی۔ فضا کی بلندی زمین کی وسعت اور سمندروں پر وہ غالب ہو جائیں گے۔ یاجوج ماجوج سے مراد اس زمانہ میں اینگلو امریکن اور رشین بلاک کی طاقتور اقوام ہیں جو آگ کو استعمال میں لاکر اس سے مختلف قسم کے بم اور زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کرتی ہیں۔

یاجوج ماجوج کے ظہور کے ساتھ قرآن کریم سورۃ کہف آیت ۱۰۰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نفخ صور کی بھی خبر دی گئی ہے یعنی جس طرح فوج میں سپاہیوں کو جمع کرنے کے لئے بگل بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح اس عظیم مامور کے ذریعہ نیک اور سعید فطرت رکھنے والے لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ جیسا کہ بائیبل متی باب ۲۴/۳۱ کے الفاظ میں پیشگوئی بیان کی گئی ہے کہ وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کرینگے جیسا کہ آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت جو اکناف عالم میں فرشتہ سیرت مبلغین کے ذریعہ نیک اور سعید ارواح کو جمع کیا جا رہا ہے۔ سو ان تمام پیشگوئیوں کا پورا ہو جانا اس بات کی واضح شہادات ہیں کہ خدا تعالےٰ کا سچا مامور عین وقت پر ظاہر ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے۔

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے۔ جس نے وعدہ کیا تھا کہ ہمیشہ تعلیم قرآن کا نگہبان رہوں گا وہ اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے دیتا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا ...... اگر تم دیانتدار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پایا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(فتح اسلام ص۷)

زعماء کرام انصار اللہ حسب ذیل امور کا جائزہ لیں

۱۔ آپ نے سال رواں کا بجٹ انصار اللہ مرکز میں بھجوا دیا ہے؟
۲۔ بجٹ کے مطابق ہر ماہ تدریجی وصولی کا باقاعدہ انتظام ہے؟
۳۔ چندہ انصار اللہ کی وصول شدہ رقم ہر ماہ مرکز میں بھجوائی جاتی ہے؟
۴۔ ماہ رواں کے آخر میں پانچ ماہ کا تدریجی بجٹ سو فیصد پورا ہو جائے گا؟

ان امور میں اگر کوئی کمی ہے تو براہ کرم ماہ رواں میں اس کمی کو پورا فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا سید لیاقت علی شاہ طاہر بخاری جو یونائیٹڈ لیدر ورکس ایم اے جناح روڈ کراچی میں کام کرتا ہے۔ اسکی خیریت کی اطلاع کافی عرصہ سے نہیں ملی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خیریت سے رکھے نیز کراچی کے احباب کو اس کے متعلق اگر کچھ علم ہو تو مجھے اس پتہ پر اطلاع دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ سید یار علی اکبر موضع سیداں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ کے رسالہ "ماپنزی یا مونگو" کا خصوصی ضمیمہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر جومو کنیاٹا کی وفات پر اظہار تعزیت

(مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن کینیا)

(ذیل کا مضمون کینیا (مشرقی افریقہ) کے صدر جومو کنیاٹا کی وفات کے موقع پر احمدیہ مسلم مشن کینیا کی طرف سے سواحیلی زبان میں چھپنے والے رسالے "ماپنزی یا مونگو" کے ضمیمہ کے طور پر شائع کیا گیا تھا۔ اس ضمیمہ کے پہلے صفحہ پر صدر موصوف کی بڑی تصویر بھی طبع کی گئی۔ اس مضمون کا ترجمہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر آف بدوملہی (سیالکوٹ) سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ٹانگا (تنزانیہ) حال ربوہ نے قارئین الفضل کے افادہ عام کے لئے کیا ہے۔)

جمہوریہ کینیا کے واجب الاحترام صدر جومو کنیاٹا کی وفات حسرت آیات کی خبر جو ۲۲ اگست ۱۹۷۸ء کو دوپہر کے وقت نشر کی گئی ہم سب کو چونکا دینے والی تھی۔ سارا ملک گویا غم و اندوہ اور آنسوؤں کے ایسے گہرے سمندر میں ڈوب گیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ کئی لوگ تو اس خبر پر یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھے کیونکہ انہیں باباۓ قوم سے والہانہ محبت تھی اور وہ چاہتے تھے کہ باباۓ قوم ہمیشہ ان کے درمیان زندہ رہیں۔ لیکن موت اٹل ہے اور ہر بشر کا ایک دن مرنا لازمی ہے یہ خدا کا قانون ہے جو اس دنیا میں جاری و ساری ہے اگر زندگی خرید کی جانے والی کوئی چیز ہوتی تو ہم اپنے اس محبوب کینیا کے لئے جان دے کر بھی خرید لیتے ہمیں آپ کی وفات کا یقینی علم اس وقت ہوا جب ہم نے آپ کی نعش کو ۲۴ اگست کے روز نیروبی کے پریذیڈنشل سیکریٹریٹ میں دیکھ کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ یعنی ہم سب خدا تعالیٰ کے ہی ہیں اور بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

باباۓ قوم نے اپنی زندگی ایک عام آدمی کی طرح شروع کی تھی۔ وہ کوئی معروف یا بڑے مالدار انسان نہیں تھے۔ آج ان کی وفات اور ان کے کارہائے نمایاں کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا تھا۔ وہ بڑے جری بہادر اور شجاع اور دلیر رہنما تھے۔ کینیا کے عوام کو غلامی کے پنجہ سے نجات دلانے والے اور اپنی قوم کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لحاظ سے لائق و فائق معمار تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں ہر ایک انسان فطرت صحیحہ پہ پیدا ہوتا ہے۔ بعد میں اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

مرحوم باباۓ قوم کی بھی یہی فطرت تھی یعنی ظلم کا انکار کرنا اور آزادی کو پسند کرنا۔ زندگی کے شروع میں ہی آپ کو ان لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑا جو آپ کی شخصی آزادی چھیننا چاہتے اور شادی اور شراب کے معاملات میں انہیں اپنی اطاعت کرنے پر مجبور کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آپ نے ان لوگوں کے سامنے جھکنا پسند نہ کیا۔

جوان ہونے پر آپ نے محسوس کیا کہ نہ صرف وہ خود ذاتی طور پر بلکہ ان کے سارے ساتھی ہی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ نوجوان کاماؤ بن موئیگائی نے اپنے لوگوں کو اس غلامی سے نجات دلانے کا تہیہ کر لیا۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سخت محنت اور جدوجہد کی۔ اس وقت کسی آدمی کا اپنی آزادی کے لئے آواز اٹھانا گویا اپنی موت کے حکم پر دستخط کرنا تھا۔ لیکن کینیا کا یہ مرحوم دلاور اس جنگ میں موت کی بازی لگانے کو تیار ہو گیا۔ آخر کار قوم کے محب وطن لوگوں نے آپ کے اس مقصد کو پہچانا۔ اور آپ کی پکار کو سنا۔ انہوں نے اس صداقت کو تسلیم کیا۔

جب مرحوم باباۓ قوم نے دیکھا کہ ملک میں ان کی آواز دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو انہیں برطانیہ بھیج دیا گیا تا کہ وہ غلامی کے اس بدترین اور سخت کڑوے پھل والے درخت کو جڑ سے کاٹنا شروع کر دیں۔ وہاں کے افسران بالا یہاں کے حکام سے مختلف تھے۔ برطانیہ میں آپ کی آواز سنی جانے لگی اور لوگوں نے آزادی کی اس پکار کو پسند کیا۔ پھر کینیا واپس آنے کے بعد حالات بہت خراب ہو گئے آپ کو سخت مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر کوئی اور ہوتا تو دعوئی آزادی کے جرم سے فوراً توبہ کر لیتا اور کہیں الگ تھلگ جا کر گوشہ نشین ہو جاتا۔ جہاں اسے یہ دکھ جھیلنے اور یہ مصائب برداشت نہ کرنے پڑتے لیکن جناب کنیاٹا شاید ان مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی پیدا ہوئے تھے۔ ان تمام تر مصائب سے وہ نا امید نہ ہوئے اور نہ ہی ان کا قدم آزادی کی راہ پر ماند پڑا بلکہ وہ ہنستے مسکراتے ہر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اور بھی ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔

۱۹۵۲ء میں حکومت کی طرف سے ہنگامی حالت کے اعلان کے بعد پیش آمدہ حالات بیان کرنے کے قابل نہیں۔ نیروبی کے ارد گرد آگ کا ایک سمندر موجیں مارنے لگا۔ اور تباہی و بربادی کا دیو ہر طرف منڈلانے لگا۔ کوئی بھی حتی کہ عورتیں بچے اور بوڑھے بھی امن میں نہ تھے۔ صرف کسی قسمت والے کو ہی رات بھر نیند نصیب ہوتی تھی۔ خوف و ہراس اور بے چینی ہر شہر اور ہر گاؤں پر مسلط تھی۔

گرفتار ہونے سے چند روز قبل صدر موصوف نے ایک تقریر کی جسے ہم نے بڑے غور سے سنا۔ اس میں آپ نے سامعین کو متحد ہونے کی اپیل کی تھی۔ اور اپنے مال و جان اور حقوق کی حفاظت کی تحریک کے سوا کوئی بری بات نہ تھی۔ آپ نے نصیحت کی کہ شراب نوشی سے پرہیز کی جائے اور اسراف سے کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ شراب نوشی صحت اور اعلیٰ طرز معیشت کی دشمن ہے۔ اسی وقت ہم سواحیلی زبان میں قرآن کریم کے تفسیری نوٹس لکھ رہے تھے۔ اسی میں ہم نے جناب کنیاٹا (جو اس وقت کینیا افریقن یونین کے صدر تھے) کے شراب کے خلاف بیانات جو مقامی پریس میں چھپ چکے تھے درج کر دیئے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ ایک بہت بڑا جرم ہے جو ناقابل معافی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں قرآن کریم کا مذکورہ سواحیلی ترجمہ مع تفسیری نوٹس کے چھپ کر منظر عام پر آ چکا تھا۔ اور مقامی پریس نے اس کا اعلان بھی کر دیا تھا۔ اس قرآن کریم کے تفسیری نوٹس کے صفحہ ۶۶ پر جناب کنیاٹا کا نام بھی تھا۔ تب فوراً نیروبی کے ایک انگریز مسٹر ڈی لے لاسن نے جو ایک علم دوست آدمی تھے، ہمیں خط لکھا کہ آپ لوگوں نے یہ کیا کیا، کہ ملک میں ماؤ ماؤ تحریک (جو کہ انگریزوں کے خلاف ایک تحریک تھی) کے خطرناک بانی کنیاٹا کا تذکرہ کیا ہے۔ اس پر جناب لاسن صاحب کو یہ جواب بھجوایا گیا کہ "حرمت خمر" کے حق میں ملک کے ایک مقتدر لیڈر کے خیالات کا تفسیری نوٹ میں تذکرہ کوئی جرم نہیں اس پر ان کی تسلی ہو گئی۔ اور انہوں نے ایک سو شلنگ کا ایک چیک ہمیں بھجوایا اور لکھا کہ ان کی طرف سے مذکورہ سواحیلی ترجمہ قرآن پاک کے پانچ نسخے مستحق لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ جو مطالعہ کا شوق رکھتے ہوں۔

اور جب ہمارا شائع کردہ سواحیلی ترجمہ قرآن [illegible] (جو اس وقت ٹانگانیکا کہلاتا تھا) پہنچا تو ٹانگانیکا شہر کے بعض علماء و شیوخ نے حکومت ٹانگانیکا سے شکایت کی کہ احمدیوں کے اس ترجمہ قرآن پر پابندی لگائی جائے کیونکہ اس میں کنیاٹا جیسے زیر عتاب شخص کا نام لکھا گیا ہے حکومت نے اس شکایت پر بہت غور کرنے کے بعد یہ جواب دیا کہ چونکہ اس تفسیر کی اشاعت نیروبی کے شہر میں ہوئی جہاں پہ کہ انگریزوں کی حکومت ہے اس لئے جب کینیا کی حکومت نے اس تفسیر پہ پابندی نہیں لگائی تو یہاں بھی اسے رد کیا نہیں جا سکتا۔ اس طرح پر ہماری خلاصی ہوئی اور ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔

خدا کے کام بڑے عجیب ہوتے ہیں۔ جب مذکورہ سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت کی گئی تو اس وقت اس کا ایک نسخہ جناب کنیاٹا کو بھی جو ان دنوں جیل میں تھے بھیج دیا گیا۔ آپ نے بڑے شوق سے اسے وصول کیا اور [illegible] قرآن کا مطالعہ کیا جس کا انہوں نے اپنی تقریروں میں ذکر کیا اور [illegible] اس کے تفسیری نوٹس [illegible] بھی پڑھا۔ نیز اس کے دیباچہ میں [illegible] نے اس ظلم و ستم کا ذکر بھی پڑھا جو کہ دین اسلام کے پاک و مقدس ابتدائی دور کے [illegible] روا رکھا گیا تھا [illegible] اسلام [illegible] مظلومیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی حالت کو افریقیوں کے ساتھ ظلم اور بے عزتی کی حالت کے مشابہ قرار دیا گیا تھا۔ اور اس میں یہ خوشخبری بھی دی گئی تھی کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ افریقیوں کی بے عزتی اور مظلومیت کو بابائے قوم سے زیادہ اور کوئی نہ سمجھتا تھا۔ انہیں خوب علم تھا کہ افریقیوں کو کس طرح خود انہی کے ملک میں ذلیل و حقیر اور بے عزت کیا جا رہا ہے۔

قرآن کریم کی اس تفسیر نے جناب کنیاٹا کے دل کو بہت تقویت دی جنہیں جسمانی طور پر قید کر لیا گیا تھا مگر ان کی روح اور ضمیر مکمل طور پر آزاد تھا۔ آپ اور آپ کے ساتھی سات سال سے زیادہ مدت تک قید رہے اس سارے عرصہ میں آزادی کا خیال ہمارے اس بہادر راہنما کے دل میں موجزن رہا وہ کبھی دفعہ بھی حکومت کے آلہ کار بننے، افسران سے اتفاق کرنے یا اپنے اہل وطن کی تکالیف بھلا دینے پر رضامند نہ ہوئے۔ ایک دفعہ جب آپ کے قانونی مشیر نے آپ کو اس مقدمہ کی اپیل کرنے کے متعلق پوچھا تو کینیاٹا بر شیر جو اس وقت جال میں پھنسا ہوا تھا یوں گرجا "میں کوئی مقدمہ لڑنا نہیں چاہتا میں تو آزادی چاہتا ہوں"

یہ الفاظ کہنے کی جرأت ایسے ہی ایک شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے اس خاص مقصد کے لئے پیدا کیا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ جب موصوف صدر مارالال کیمپ میں مقید تھے تو وہ اپنے آپ کو ایک زبردست کام کے لئے تیار کر رہے تھے جو رہائی حاصل کرنے کے بعد آپ کا مرہون منت بننے والا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جس خدا نے ہر تکلیف میں ان کی حفاظت فرمائی ہے وہی انہیں ملک میں آزادی لانے اور براعظم افریقہ میں آزادی کی بنیادیں استوار کرنے کی خدمت بجا لانے کی توفیق دے گا۔

بالآخر ملکی حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ حکومت مجبور ہو گئی کہ انہیں عزت سے رہائی دے چنانچہ انہیں رہا کر دیا گیا۔ اور رہائی کے فوراً ہی بعد آپ ملک میں دوبارہ امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے کوشاں ہو گئے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

مکرم حمید احمد صاحب کرونڈی ضلع خیرپور (سندھ) کی اہلیہ محترمہ جو ایک سال سے خون کے کینسر کے عارضہ سے بیمار تھیں وفات پا گئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عبد الشکور باجوہ
(مربی سلسلہ مقیم کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الحمید صاحب محلہ دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم دین محمد صاحب کشمیری ولد عبد الستار صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر [illegible] واقعہ محلہ دار الیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے:

۱۔ بشیر احمد صاحب پسر مرحوم
۲۔ رشیدہ بیگم صاحبہ دختر مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیا جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ماہنامہ
مصباح

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ مصباح ربوہ مطلع رہیں کہ رسالہ کے پبلشر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ آپ گزشتہ ماہ وفات پا چکے ہیں۔ اس وجہ سے فی الحال اس رسالہ کی اشاعت بند ہے۔ اور نئے پبلشر کے تقرر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ نئے تقرری کے بعد حسب سابق ماہنامہ مصباح کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

(مینیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم سید منور احمد زاہد ابن سید محمد سلیمان محلہ دار العلوم غربی ربوہ حال مقیم فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) کا نکاح عزیزہ سیدہ راشدہ خلیل صاحبہ بی اے بنت جو کہ سید خلیل احمد صاحب مرحوم کی بیٹی اور سید معصوم احمد صاحب ربوہ کی بھتیجی ہے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۵/۲۹ء کو محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے مسجد صادق محلہ دار العلوم غربی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور بہترین ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سیدہ امۃ السلام والدہ منور احمد زاہد
محلہ دار العلوم غربی ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

میرے والدین ربوہ میں ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں صحت کمزور رہتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بابرکت مفید اور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

(نعیمہ مقصود (دعاسنگ) ناروے)

خاکسار کا لڑکا عزیزم مظفر احمد اس وقت بسلسلہ روزگار بیرون ملک مقیم ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے وہاں عافیت سے رکھے اور روزگار میں ترقی عطا کرے۔ آمین۔

(ماسٹر محمد اللہ چک ۱۲۶ مراد ضلع بہاولنگر)

میری ممانی عنایت بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب خادم معلم وقف جدید ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں تکلیف بہت زیادہ ہے اور اس وقت سول ہسپتال کوٹلی میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(عبد الحمید بشیر خلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر)

مکرم ماسٹر [illegible] احمد صاحب آف کرونڈی کے لڑکے منور احمد صاحب کو پولیو ہے۔

مکرم محمود احمد صاحب ربانی اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔

گوٹھ علی محمد [illegible] صاحب ایک مقدمہ میں ملوث کر دیئے گئے ہیں۔

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الشکور باجوہ مربی کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اور ان کے انجام کا قرآن مجید میں اسی لئے ذکر کیا ہے کہ نافرمانی اور ظلم کی راہ اختیار کرنے والی قومیں ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ لیکن آہ عبرت حاصل کرنے والے ہمیشہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں، بہت تھوڑے! اتنے تھوڑے کہ آٹے میں نمک کے برابر!

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۷/۱

میں ابوحسین ولد نیٹو اوٹامو قوم × پیشہ بروکر عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک عدد مکان مالیت ۳٬۰۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۰۰۰٬۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت بروکر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ابوحسین A. HASAN
گواہ شد SOEWITJI
BANYUURIP WETAN
IVD/30
SURABAYA
INDONESIA
گواہ شد MOHD. SYAFEI
PENELEH 4/ SURABAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷/۲

میں محمد صابری ولد نیٹو اوٹامو مرحوم قوم × پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک عدد مکان مالیت ۴٬۰۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد صابری انڈونیشیا۔
گواہ شد ابوحسین
KRANGGAN 71/81
SURABAYA انڈونیشیا
گواہ شد SHARIF AHMAD
KEDONDONG KIDUL II/3
SURABAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷/۳

میں مسٹر اوا اتمجا ولد ار۔ سے علیم قوم × پیشہ ریٹائرڈ عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد R. IWA
WIRAATMAJA
INDONESIA
گواہ شد ابراہیم
JI. GN. DALEM
24 CITAPEN
TASIKMALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JI. NAGARAWANGI
61 TASIKMALAYA
INDONESIA

مسل نمبر ۲۴۰۷/۴

میں مسٹر ڈیڈی کنتا ڈریڑا ولد کنتا ڈریڑا قوم × پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن انڈونیشیا ضلع انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک چاول کا کھیت مالیت ۲٬۰۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین
۲۔ دوسرا چاول کا کھیت مالیت ۱٬۲۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین
۳۔ ایک ایگریکلچر مالیت ۳٬۰۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔
۴۔ مچھلی کا تالاب مالیت ۵۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔
۵۔ ایک عدد مکان ۱٬۵۰۰٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵٬۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ڈیڈی کنتا ڈریڑا
انڈونیشیا
گواہ شد ابراہیم
GN. DALEM
24 CITAPEN
TASIKMALAYA
INDONESIA
گواہ شد ABIDIN
JI. NAGARAWANGI
BLK. 61 TASIKMALAYA
انڈونیشیا

مقابلہ مضمون نویسی
برائے اطفال و ناصرات

امسال اطفال و ناصرات کے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے، اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو دو صد، ڈیڑھ صد اور یکصد روپے نقد انعام دئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۶۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔ اطفال اور ناصرات سے مقابلہ میں شامل ہونے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مالی جہاد میں قربانی کا معیار

تحریک جدید کے زیر انتظام اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے وہ احباب جماعت سے ایک بلند معیار قربانی کا متقاضی ہے۔ فہرست ہائے وعدہ جات تحریک جدید دیکھ کر بعض اوقات ایسی قربانی پر نظر کھڑی ہو جاتی ہے کہ دل سے اُن کے لئے بہت دعائیں نکلتی ہیں۔ جماعت کے تاجر حضرات اور دیگر صاحبان ثروت احباب کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ کم از کم ایک ہزار روپیہ کی صف میں شامل ہوں اور اگر ایک دم اس معیار کو قبول نہ کیا جا سکے تو پہلے پانچ صد روپیہ کی قربانی پیش کریں۔ اس تحریک پر جماعت کے کارکنان جنہوں نے پہلے ہی اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں بھی آگے آ رہے ہیں۔ بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ حال ہی میں وقف جدید کے ایک معلم مکرم مولوی احمد الدین صاحب نے پانچ صد کے معیار پر وعدہ کر کے اس کی ادائیگی کر دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تونگری بدل است نہ بمال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے میں ذی ثروت احباب سے پر زور درخواست کروں گا کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری قربانی پیش کریں کہ وقت کا یہی تقاضا ہے۔ اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف متعدد مرتبہ توجہ دلائی ہے۔

ع بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انسپکٹر اصلاح وارشاد کی خالی اسامی کے لئے درخواستیں بھجوائیں

نظارت اصلاح وارشاد میں ایک اسامی انسپکٹر اصلاح وارشاد کی خالی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ مع کوائف جلد بھجوائیں۔

انسپکٹر کا گریڈ ۲۹۴-۱۲/۲۵۰-۱۰-۲۰۰ ہے۔

تعلیمی معیار:- مولوی فاضل - میٹرک

مولوی فاضل کے امتحان میں شامل ہوئے ہوں اور کامیاب نہ ہو سکے ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ صحت کے لحاظ سے کام کرنے کے قابل ہوں۔

۳۰ر مئی تک درخواستیں آ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

خون کے عطایا دینے والے خدام

خون کے عطایا دینے والے خدام کی دوسری لسٹ بغرض دعا پیش ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(۱) سعید اللہ ہادی صاحب ولد چوہدری عبید اللہ صاحب کوارٹر نمبر ۲۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
(۲) نعیم الرحمٰن صاحب ۹-۶/۷ دار الرحمت غربی ربوہ
(۳) محمود احمد صاحب جنجوعہ ولد فضل کریم صاحب جنجوعہ بمقام ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
(۴) شفیق احمد صاحب ولد شریف احمد صاحب خلیل کارپوریشن زمیندارہ مشین شاپ سوائی روڈ شہداد پور
(۵) بشیر احمد صاحب چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر
(۶) ظفر اقبال صاحب ولد خالد احمد صاحب۔ تھانہ چونترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

صدر صاحبان مجالس موصیان کی خدمت میں گزارش

زیادہ سے زیادہ واقفین عارضی اپنے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"ہماری جماعت میں ایک گروہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو زیادہ اور نمایاں طور پر حاصل کر رہا ہے اور وہ موصیان کا گروہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً اپنی آمد کا ۱/۱۰ اور ۱/۳ کے درمیان حصہ وصیت ادا کرتے ہیں۔ موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں۔"

(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۷۳ء)

اس ارشاد کی روشنی میں جملہ صدر صاحبان مجالس موصیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ موصیان پر عائد شدہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ہر وقت کوشاں رہیں اور زیادہ سے زیادہ واقفین عارضی اپنے آقا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن)

تقریب شادی و درخواست دعا

عزیزہ ملیحہ خالق بنت مکرم عبد الخالق صاحب مہتہ لاہور کی شادی محترم ڈاکٹر قاضی اختر محمود صاحب کے صاحبزادے عزیز القدر سلیمان اختر سے بفضل خدا ۲۴ر اپریل ۱۹۷۹ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح چند دن پہلے ۲۰ر اپریل ۱۹۷۹ء کو محترم قاضی محمد اسلم صاحب نے پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ دلہن حضرت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب مرحومؓ کی نواسی اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ کی پوتی۔ اور دولہا محترم قاضی محمد اکرم صاحب کے پوتے اور محترم قاضی محمد شریف صاحب کے نواسے ہیں۔ محترم ڈاکٹر قاضی محمود احمد صاحب شہید دولہا کے ماموں تھے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ باری تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مزید خوشیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(شبیر احمد واقف زندگی۔ ربوہ)

مصنوعات S.H - ٹریڈ مارک

S.H چائے جس میں لنکا کی چائے اور (نگنہ ORANGE Peel) اورنج پیل، ست زعفران۔ اور وٹامین B1 اور C شامل ہیں۔ نیز پان کے ساتھ کھانے والی خوشبودار (مشکی قوام گولیاں)

فروخت کنندگان ربوہ:- نوید جنرل سٹور گولبازار۔ فینسی سٹور رحمت بازار

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳ ای سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون:- ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۱۸۲۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴